© rasailojaraid.com

۶۰ سال پہلے

جزیرہ قبرس کو فرنگیوں کی اصطلاح میں سائپرس کہتے ہیں۔ یونان کے دیوتاؤں اور دیویوں کو یہ جزیرہ بہت محبوب تھا، جن کے حسن و عشق کی بہتیری کہانیاں اب تک زبان زد ہیں۔ بتوں کی شان خدائی یہاں ہر رنگ میں خود نمائی کر رہی تھی۔ رومی اگرچہ نصرانی ہو گئے تھے مگر بت پرستی کی صرف شکل بدل گئی تھی، ہجرت نبوی کے ستائیسویں سال تک یہی بت فرمانروا تھے۔ اٹھائیسویں سال خدا کی خدائی نے بتوں سے بادشاہی چھینی۔ سیدنا عثمان ذی النورینؓ کے عہد خلافت میں معاویہؓ نے کفرو شرک سے اس زمین کو پاک کر کے اللہ کی سلطنت بلند آوازہ فرمائی۔

سردیوں کا زور ٹوٹتا تھا کہ فرزندان توحید کے دل گرما گئے، زمانہ کے سرد و گرم نے جن کو پختہ کار بنا رکھا تھا، وہی اس مہم میں شریک ہوئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعدد صحابی پیش پیش تھے! عبادہ بن صامتؓ کی بیوی بھی کہ صحابیہ تھیں اس غزوہ میں ساتھ تھیں اور یہیں شہید ہوئیں۔ تیسری صدی ہجری کے بعد تک "مزار نیک زن" کے نام سے ان کا مشہد معروف تھا۔

خدا کا لشکر شیطان کی جمعیت پر غالب آیا، بت پرستوں کو خدا پرستوں کے سامنے جھکنا پڑا، (معاہدہ صلح پر ہوا) ہنوز اس معاہدہ کی سرسبزی کو چار پانچ بہاریں دیکھنی نصیب نہ ہوئی تھیں کہ اہل قبرس نے اسلام کے خلاف نصرانیت کو مدد دی اور ان کے جنگی جہازوں کے ساتھ نصرانیوں نے دیار اسلام پر لشکر کشی کی۔ اب کے معاویہؓ کو استیصال کفر کا پورا سامان کرنا تھا۔ ۳۳ھ میں ایک بحری مہم مرتب ہوئی، جہاز رانی اور دریا نوردی کے مسلمان خوگر نہ تھے، لیکن اس غزوہ میں پانسو جنگی جہازوں کا ایک ہولناک بیڑا تیار ہو گیا۔ جس نے تیر اور تلوار کی زبان سے قبرص کو خدا کا پیغام سنایا، اہل قبرص ماننے والے تو نہ تھے مگر آسمان کی بات زمین کو ماننی ہی پڑتی ہے، سرزمین قبرس کو بری طرح شکست کھانی پڑی، پورا جزیرہ زیر شمشیر آگیا۔ بعلبک کے بارہ ہزار مسلمان وہاں منتقل کر دیے گئے کہ ہر جگہ مسجدیں بنائیں اور اعلانیہ اللہ کی عبادت کریں۔ یزید کی حکومت ہوئی تو اہل قبرس نے اپنی عاجزانہ فرمانبرداری کا ایسا کچھ یقین دلایا کہ اظہار و وفاداری کی اس رشوت سے متاثر ہو کے اس نے تمام مسلمانوں کو واپس کر لیا، میدان کا خالی ہونا تھا کہ پورا جزیرہ، اسلام اور ایمان سے خالی ہو گیا، مسجدیں ڈھا دی گئیں، شہر مسمار ہو گیا اور توحید کا شعار تک باقی نہ رہا۔ مگر مسلمانوں نے صرف اس لیے یہ سب کچھ گوارا کیا کہ اہل جزیرہ ہمارے ذمی ہیں۔ جزیہ دیتے ہیں ہم ان کی آزادی میں خلل انداز کیوں ہوں؟

ان مسلسل ہنگاموں سے تنگ آ کر سلطنت نے علما سے فتویٰ طلب کیا کہ اہل قبرس جزیہ دیتے ہیں، اہل ذمہ ہیں، مگر فتنہ انگیز۔ شریعت ان کے ساتھ کیا طرز عمل اختیار کرنے کی اجازت دیتی ہے؟

(رعایت مصالح شرعیہ۔ از مولوی محمد عثمان [illegible]، جلد ۹، [illegible]، شوال ۵۵ھ، دسمبر ۱۹۳۶)

© rasailojaraid.com